جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

عمر بن سعد نابکار پاس جمع ہو گئے۔ ابن زیاد نے ایک خط عمر بن سعد لعین کو لکھا۔ کہ تمہارا کوئی عذر در بارۂ قلت لشکر نہیں لازم ہے کہ مردانہ رہو اور جو کچھ گذرے اس کی صبح و شام مجھے اطلاع دو اور موافق اس روایت کے یہ لشکر بداختر چھٹی تاریخ محرم کو کربلا میں جمع ہوا

رفاقت حبیبؓ ابن مظاہر

جب حبیبؓ ابن مظاہر نے کثرت لشکر مخالف دیکھی خدمت شاہ کم سپاہ کے حاضر ہوئے اور عرض کی۔ قبیلہ بنی اسد قریب ہیں اگر اجازت دیجئے تو میں جاکر آپ کی نصرت کی طرف ان کو دعوت دوں۔ جب رخصت ملی رات قبیلہ بنی اسد پاس گئے۔ اور ان کو بمواعظہ شافیہ بجانب امام حسینؑ مائل و راغب کیا۔ اور نوے آدمیوں کو راضی کر کے چاہا۔ امام حسینؑ کی خدمت میں لے جائیں۔ ناگاہ کسی منافق قبیلہ نے یہ خبر عمر بن سعد کو پہنچائی اور اس شقی نے چار سو نفر پر ارزق شامی کو افسر مقرر کر کے راستہ میں جماعت بنی اسد کے روانہ کیا۔ اور لڑائی ہوئی چونکہ مردم قبیلہ بنی اسد کم تھے۔ ان چار سو سے تاب مقابلہ نہ لاسکے۔ اور مغلوب ہو گئے۔ مگر حبیبؓ ابن مظاہر خدمت امام حسینؑ میں پہنچ گئے۔ اور سب حال بیان کیا حضرتؑ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

دشمنان امام کا فرات پر پہرہ

عمر بن سعد روسیاہ نے عمر بن حجاج کو معہ پانچ سو سپاہیوں کے آب فرات پر مقرر کیا۔ کہ اصحاب امام حسینؑ کو پانی لے جانے سے منع کریں۔ جب تشنگی نے اصحاب وفادار امام ابرار پر غلبہ کیا۔ حضرتؑ پاس آ کے شکایت پیاس بیان کی حضرت نے ایک بیلچہ دست مبارک میں لیا۔ اور عقب خیمہ حرم محترم تشریف لائے اور پشت خیمہ سے نو قدم سمت قبلہ چلے اور وہاں ایک بیلچہ زمین پر مارا۔ کہ باعجاز حضرتؑ چشمہ شیریں آب وہاں ظاہر ہوا۔ اور امام حسینؑ نے مع اصحاب وہ پانی شیریں نوش کیا۔ اور مشکیں وغیرہ بھر لیں۔ پھر وہ چشمہ غائب ہو گیا اور اس کا اثر بھی کسی نے نہ دیکھا۔ جب یہ خبر امام حسینؑ ابن زیاد کو پہنچی کہ امام حسینؑ کنواں کھود کر پانی نکالتے ہیں۔ اس شقی نے عمر بن سعد کو اس بارہ میں ایک نامہ لکھا۔ کہ جس وقت یہ نامہ میرا پہونچے اسی وقت سے امام حسینؑ پر سختی کر۔ اور ہرگز ایک قطرہ پانی کا نہ پینے دے یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائیں۔ جس طرح عثمانؓ تشنہ لب قتل ہوا۔ جب اس خط کے آنے پر عمر بن سعد نے امام حسینؑ اور اہل بیت پر تنگ گیری کی۔ اور پیاس نے ان پر غلبہ کیا۔ امام حسینؑ نے اپنے برادر عباس کو بلایا۔ اور تیس ۳۰ سوار بیس ۲۰ پیادے ان کے ہمراہ کر کے بیس ۲۰ مشکیں ان کو دیں کہ فرات سے بھر لائیں۔ جب کنارہ فرات پہنچے۔ عمرو بن حجاج نے پوچھا۔ کون ہو ہلالؓ بن نافع نے اصحاب آنحضرتؑ میں سے کہا۔ میں تمہارا پسر عم ہوں۔ پانی پینے آیا ہوں۔ اس نے کہا تم پیو تم کو پانی گوارا ہوا۔ ہلالؓ نے کہا۔ تجھ پر ولائے ہو میں کس طرح پانی پیوں۔ حالانکہ اہل بیت نبوت و جگر گوشہ

رسالت پناہ پیاسے ہیں۔ اس شقی نے کہا۔ یہ سچ ہے۔ لیکن جو مجھے حکم دیا ہے اس کی میں تعمیل کروں گا۔ یہ سن کر بانی نے اپنے اصحاب کو آواز دی۔ کہ جلد پانی بھر لو۔ حجاج نے اپنے لشکر سے کہا۔ پانی نہ بھرنے دو۔ قریب تھا۔ آتش حرب وضرب مشتعل ہو۔ مگر اصحاب امام حسینؑ نے جلدی سے مشکیں بھر لیں اور روانہ ہوئے اور کوئی آسیب وگزند نہ پہنچا۔ اس وجہ سے حضرت عباسؑ کو سقائے اہل بیعت کہتے ہیں۔ بعد اس کے امام حسینؑ نے عمر بن سعد کو شب کے وقت طلب کیا۔ کہ درمیان دونوں لشکروں کے ہیں۔ تجھ سے چند باتیں کروں گا امام حسینؑ بیس آدمی اپنے لشکر سے لے کر علیحدہ ہوئے اور وہ شقی بھی بیس آدمی اپنے لشکر سے لے کر جدا ہوا۔ حضرت نے اپنے اصحاب سے کہا۔ ٹھہرے رہو۔ اور عباس وعلی اکبر کو اپنے ہمراہ لیا۔ اس روسیاہ نے بھی اپنے اصحاب سے کہا۔ رک جاؤ۔ حفص اپنے پسر اور ایک غلام کو ہمراہ لے کے آیا۔ امام حسینؑ نے حجت تمام کرنے کو اس شقی سے کہا۔ اے بدبخت تو مجھ سے مقاتلہ کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے۔ میں کون ہوں۔ اور کس کا پسر ہوں۔ آیا خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور اعتقاد قیامت پر نہیں رکھتا۔ میری طرف چلا آ کہ سعادت ابدی حاصل ہو۔ اور عذاب آخرت سے نجات ملے۔ اس لعین نے کہا مجھے خوف ہے میرا گھر لوٹ لیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہارے لئے اپنے روپیہ سے مکان بنا دوں گا۔ اس نے کہا۔ میں ڈرتا ہوں کہ میرے مزروعات کو چھین لیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں اس سے عمدہ زراعت اپنے مال سے تجھے حجاز میں دونگا۔ اس نے کہا مجھے اپنے عیال کا فکر ہے۔ جب حضرتؑ نے دیکھا کہ وعظ وپند اس خود پسند شقاوتمند کو اثر نہیں کرتے۔ اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا خدا تجھے تیری خوابگاہ میں قتل کرے اور آخرت میں نہ بخشے۔ میں امیدوار ہوں کہ تجھے کوئی تمتع دنیا حاصل نہ ہو۔ اور بعد میرے گندم عراق دکھائے۔ یہاں تک کہ مارا جائے۔ اس ملعون نے از روئے استہزا کہا اگر گندم نہ ہوں گے نان جو خوب ہے۔

احکام ابن زیاد ملعون

پس دوسرا خط ابن زیاد نے بتاکید وتہدید عمر بن سعد کو لکھا کہ میں نے سُنا ہے تو امام حسینؑ کی خاطر ومدارت کرتا ہے اور راتوں کو ان سے ملاقات کرتا جب یہ میرا خط پہونچے۔ فوراً امام حسینؑ سے مقاتلہ کرنا۔ اور ان کو مہلت نہ دینا۔ اور بعد قتل کرنے کے ان کے جسمائے مبارک پر گھوڑے دوڑانا۔ اگر ایسا کرے گا۔ تو بڑا مرتبہ اور انعام پائے گا۔ اور میں تجھ کو اس کے صلہ میں بہت کچھ دوں گا۔ اور اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا سرداری سے دست بردار ہو جا۔ اور امارت سپاہ شمر ذی الجوشن کے سپرد کر دے۔ وبروایت شیخ مفیدؒ شمر لعین یہ خط لے کر عمر بن سعد پاس نویں محرم روز پنج شنبہ یا بروز جمعہ لایا۔ جب عمر بن سعد نے وہ خط پڑھا شمر سے